خطبہ: 54

نیشنل امام کونسل، امریکا

قربانی کی تابناک روایت:

عاشورہ سے ہجرت، اور ہجرت سے کربلا تک

تمہید:

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ ہم اسی کی حمد بیان کرتے ہیں، اسی سے مدد اور مغفرت طلب کرتے ہیں، اور اپنے نفسوں کے شر اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے، اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے وہ گمراہ کر دے، اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

محترم بھائیو اور بہنو!

اللہ تعالیٰ نے بعض اوقات، بعض مقامات اور بعض شخصیات کو خصوصی فضیلت اور عظمت عطا فرمائی ہے۔ انہی مقدس مہینوں میں ایک عظیم اور بابرکت مہینہ محرم الحرام بھی ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے حرمت والے مہینوں میں شامل فرمایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے ''شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّم''، یعنی ''اللہ کا مہینہ'' قرار دیا ہے۔ اسلامی تاریخ میں محرم الحرام کئی ایسے عظیم واقعات کی وجہ سے غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے جو آج بھی اہلِ ایمان کو ایمان، صبر، استقامت اور قربانی کا درس دیتے ہیں۔ ان میں یومِ عاشورہ کی فضیلت، رسول اللہ ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی تاریخی ہجرت، اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سرفہرست ہیں۔

اسلامی کیلنڈر خود بھی ہمیں قربانی کی اہمیت یاد دلاتا ہے۔ اگرچہ رسول اللہ ﷺ کی ہجرتِ مدینہ محرم کے مہینے میں وقوع پذیر نہیں ہوئی تھی، لیکن امتِ مسلمہ نے اپنے تقویم اور تاریخ کا آغاز ہجرت کے سال سے کیا، کیونکہ ہجرت اسلام کی تاریخ میں ایک نئے باب کا آغاز تھی۔ ہجرت محض مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تک سفر کا نام نہیں تھا، بلکہ یہ ایک عظیم قربانی تھی۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے جانثار صحابہ رضی اللہ عنہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے گھر بار، خاندان، کاروبار، جائیداد، مال و دولت اور آرام و آسائش سب کچھ چھوڑ دیا۔ اسی طرح یومِ عاشورہ ہمیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کی فرعون سے نجات کی یاد دلاتا ہے، جو اللہ تعالیٰ پر ایمان، توکل اور اعتماد کا نتیجہ تھی۔ جبکہ واقعۂ کربلا

ہمیں سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی وہ عظیم استقامت یاد دلاتا ہے جس میں انہوں نے حق اور انصاف کی خاطر بے مثال جرات، صبر اور قربانی کا مظاہرہ کیا۔

یہ تمام واقعات ہمیں ایمان کی نہایت اہم اور بنیادی تعلیمات سکھاتے ہیں۔ عاشورہ ہمیں شکر گزاری، اطاعت اور اللہ تعالیٰ پر بھروسے کا درس دیتا ہے۔ ہجرت ہمیں قربانی، عزم و استقامت اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین کی تعلیم دیتی ہے۔ جبکہ کربلا ہمیں حق پر ڈٹے رہنے، صبر اختیار کرنے اور ہر حال میں سچائی کا ساتھ دینے کا سبق دیتا ہے۔ یہ سب مل کر ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ حقیقی ایمان صرف دعووں، جذبات یا نعروں کا نام نہیں ہے، بلکہ ایمان عبادت، اطاعت، قربانی اور ثابت قدمی کا تقاضا کرتا ہے۔ اگر ہر دور کے مسلمان اپنے دین کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ اپنی وفاداری کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں تو انہیں ان عظیم اسباق کو سمجھنا اور اپنی زندگیوں میں اپنانا ہوگا۔

1۔ یومِ عاشورہ کی اہمیت

محترم بھائیو اور بہنو!

محرم الحرام کی دسویں تاریخ کو یومِ عاشورہ کہا جاتا ہے۔ ''عاشورہ'' کا لفظ عربی لفظ ''عشرۃ'' سے نکلا ہے جس کے معنی ''دس'' کے ہیں۔ اسلام سے پہلے بھی یہ دن ایک اہم اور قابلِ احترام دن سمجھا جاتا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ یہود یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم اس دن روزہ کیوں رکھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون اور اس کے لشکر سے نجات عطا فرمائی تھی۔ اس نعمتِ عظمیٰ پر شکر ادا کرنے کے لیے ہم اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

نَحْنُ أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْكُمْ

''حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تم سے زیادہ ہمارا تعلق ہے۔'' (بخاری و مسلم)

یہ ارشاد فرمانے کے بعد آپ ﷺ نے خود بھی عاشورہ کا روزہ رکھا اور اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اس دن روزہ رکھنے کی ترغیب دی۔

اسلام کے ابتدائی دور میں یومِ عاشورہ کا روزہ بڑی تاکید کے ساتھ رکھا جاتا تھا۔ لیکن جب ہجرت کے دوسرے سال رمضان المبارک کے روزے فرض کر دیے گئے تو عاشورہ کے روزے کی فرضیت یا وجوب باقی نہ رہا اور اسے نفلی روزے کی حیثیت دے دی گئی۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ، وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ

''رسول اللہ ﷺ عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے، لیکن جب رمضان کے روزے فرض کر دیے گئے تو جو چاہتا عاشورہ کا روزہ رکھتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔'' (صحیح بخاری)

اگرچہ عاشورہ کا روزہ اختیاری اور نفلی قرار دیا گیا، لیکن اس کی فضیلت اور اجر و ثواب آج بھی بہت عظیم ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ

''عاشورہ کا روزہ گزشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔'' (صحیح مسلم)

سوچیے! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنی بڑی رحمت فرمائی ہے کہ صرف ایک دن کا روزہ، اگر اخلاص اور للّٰہیت کے ساتھ رکھا جائے، تو گزشتہ ایک سال کے صغیرہ گناہوں کی معافی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اس عظیم دن کی قدر کریں، اس کا روزہ رکھیں، اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نجات کے اس مبارک دن سے ایمان، توکل اور اطاعتِ الٰہی کا سبق حاصل کریں۔

گا۔

2۔ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت

محترم بھائیو اور بہنو!

محرم الحرام کو اسلامی تاریخ کے ایک نہایت دردناک اور عظیم واقعے کی وجہ سے بھی یاد کیا جاتا ہے، اور وہ ہے سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے، جگر گوشۂ رسول اور اہلِ بیتِ اطہار کے درخشاں فرد تھے۔ واقعۂ کربلا محض ایک سیاسی اختلاف یا تاریخ کا ایک المناک سانحہ نہیں تھا، بلکہ یہ اسلامی تاریخ کا ایک ایسا فیصلہ کن موڑ تھا جس نے حق اور باطل، عدل اور ظلم، اصول اور مصلحت کے درمیان واضح لکیر کھینچ دی۔ ایسے وقت میں جب بہت سے لوگ خاموشی اختیار کر رہے تھے، امام حسین رضی اللہ عنہ حق پر ثابت قدم رہے۔ انہوں نے اسلامی اصولوں اور دینی اقدار کی قیمت پر ظلم اور ناانصافی کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما سے غیر معمولی محبت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

''حسن اور حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔'' (ترمذی)

کربلا کے میدان میں امام حسین رضی اللہ عنہ اور آپ کے چند وفادار ساتھیوں کو ایک بہت بڑے لشکر کا سامنا تھا۔ ظاہری اسباب کے اعتبار سے کامیابی کے امکانات نہ ہونے کے برابر تھے، لیکن انہوں نے سر جھکانے کے بجائے عزت و وقار کو ترجیح دی، دنیاوی مفادات کے بجائے حق و صداقت کا ساتھ دیا، اور وقتی فائدے کے بجائے دائمی اصولوں کی حفاظت کو اختیار کیا۔ ان کی یہ عظیم قربانی قیامت تک آنے والی نسلوں کے لیے ایک ایسا سبق بن گئی کہ بعض اوقات ایمان کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ انسان حق کی خاطر بڑی سے بڑی قیمت ادا کرنے کے لیے تیار رہے۔

3۔ عبادت، اطاعت اور قربانی

اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمارے تعلق کا اظہار بنیادی طور پر تین چیزوں کے ذریعے ہوتا ہے: عبادت، اطاعت اور قربانی۔

ایک مومن نماز، روزہ، ذکر و تلاوت اور دیگر عبادات کے ذریعے اپنے رب کی بندگی کا حق ادا کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل

کر کے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کی پیروی کر کے اپنی اطاعت کا ثبوت دیتا ہے۔لیکن ایمان کی سب سے اعلیٰ منزل اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنی خواہشات، اپنی راحت، اپنے مال بلکہ اپنی جان تک قربان کرنے کے لیے تیار ہو جائے۔

اسلام کی پوری تاریخ قربانیوں سے عبارت ہے۔ ہر نبی نے قربانی دی، ہر صالح اور مخلص بندے نے قربانی دی۔اللہ تعالیٰ کی قربت اور اس کی رضا کسی قربانی کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔اسی لیے اسلام کی تاریخ کے عظیم ترین واقعات دراصل قربانیوں کی داستانیں ہیں۔

قابلِ غور بات یہ ہے کہ اسلامی سال کا آغاز بھی قربانی کی یاد سے ہوتا ہے اور اختتام بھی قربانی کی یاد پر ہوتا ہے۔محرم الحرام ہمیں سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی قربانی کی یاد دلاتا ہے، جبکہ ذوالحجہ ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کی یاد دلاتا ہے۔اور ان دو عظیم قربانیوں کے درمیان ایک اور بے مثال قربانی کھڑی نظر آتی ہے، اور وہ ہے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ہجرت کی قربانی۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں قربانی دی، مہاجرین نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر اپنے گھر بار، مال و دولت اور جائیدادیں چھوڑ دیں، اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے دینِ اسلام کی حفاظت اور حق کے قیام کے لیے اپنی جان، اپنے اہلِ خانہ اور اپنے ساتھیوں کی قربانی پیش کر دی۔

یہ تینوں عظیم مثالیں ہمیں یہ سبق دیتی ہیں کہ اسلام قربانیوں کے ذریعے قائم ہوا، قربانیوں کے ذریعے مضبوط ہوا اور قربانیوں ہی کے ذریعے محفوظ رہا۔آج اگر دینِ اسلام اپنی اصل شکل میں ہمارے پاس موجود ہے تو اس کے پیچھے ان عظیم ہستیوں کی بے مثال قربانیاں ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا اور دین کی سربلندی کے لیے ہر چیز قربان کر دی۔

لہٰذا ہمیں بھی اپنے آپ سے یہ سوال کرنا چاہیے کہ ہم اپنے دین کے لیے کیا قربانی دے رہے ہیں؟ کیا ہم اپنی خواہشات، اپنے گناہوں، اپنی خودغرضیوں اور اپنی دنیاوی آسائشوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر چھوڑنے کے لیے تیار ہیں؟ کیونکہ ایمان کا راستہ ہمیشہ قربانی کا راستہ رہا ہے، اور جو لوگ اللہ کے لیے قربانی دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں دنیا و آخرت میں بہترین اجر اور عزت عطا فرماتا ہے۔

4۔حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی قربانی

محترم بھائیو اور بہنو!

اسلام کی تاریخ میں قربانی کا سب سے روشن اور عظیم باب حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی ہے۔اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بار بار مختلف آزمائشوں میں ڈالا، اور آپ نے ہر امتحان میں کامل کامیابی حاصل کی۔اسی لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک غیر معمولی مقام اور قیادت عطا فرمائی۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا

"اور جب ابراہیم کو ان کے رب نے چند باتوں کے ذریعے آزمایا اور انہوں نے ان سب کو پورا کر دکھایا تو اللہ نے فرمایا: بے شک میں تمہیں تمام لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔" (البقرۃ:124)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو امامت اور قیادت کا عظیم منصب اس لیے عطا ہوا کہ وہ اطاعت اور قربانی کے ہر امتحان میں کامیاب ہوئے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر وطن چھوڑا، آگ میں ڈالے گئے، اپنے اہل و عیال کو بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑا، اور آخرکار اپنے لختِ جگر

حضرت اسماعیل علیہ السلام کو قربان کرنے کے لیے بھی تیار ہو گئے۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام دونوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے کامل سرِ تسلیم خم کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ۔ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ

"اور ہم نے اسماعیل کے بدلے ایک عظیم قربانی دے دی، اور بعد میں آنے والوں میں ان کا ذکرِ خیر باقی رکھا۔" (الصافات: 107-108)

اللہ تعالیٰ کو ان دونوں کی اطاعت، وفاداری اور تسلیم و رضا اس قدر پسند آئی کہ اس قربانی کو قیامت تک آنے والی نسلوں کے لیے ایک دائمی یادگار بنا دیا۔ آج دنیا بھر کے مسلمان ہر سال عید الاضحیٰ کے موقع پر قربانی کر کے اسی عظیم واقعے کی یاد تازہ کرتے ہیں۔

بعض علماء، مفسرین اور اہلِ تصوف نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی قربانی کے درمیان ایک گہرا روحانی تعلق بھی بیان کیا ہے۔ اگرچہ قرآنِ مجید میں "ذِبحٍ عظیم" سے مراد وہ دنبہ ہے جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بدلے عطا کیا گیا تھا، لیکن بہت سے اہلِ معرفت نے واقعۂ کربلا کو بھی اسلامی تاریخ کی عظیم ترین قربانیوں میں شمار کیا ہے، کیونکہ اس قربانی کے ذریعے اسلام کی حقیقی روح، اس کی اقدار اور اس کے اصول محفوظ اور زندہ رہے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے خون سے حق، عدل اور دین کی حفاظت کی اور آنے والی نسلوں کے لیے استقامت اور قربانی کی ایک لازوال مثال قائم کر دی۔

5۔ ہجرت کی قربانی: اسلام کا ایک نیا آغاز

جب ہم محرم الحرام کے مہینے پر غور کرتے ہیں تو عموماً ہمارے ذہن میں یومِ عاشورہ اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ آتا ہے۔ لیکن اسلامی سال کے آغاز کے ساتھ ایک اور عظیم قربانی بھی وابستہ ہے، اور وہ ہے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے جانثار صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی ہجرت۔

اسلامی تقویم کا باقاعدہ آغاز سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوا۔ جب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے غور کیا کہ اسلامی تاریخ کا آغاز کس واقعے سے کیا جائے تو انہوں نے نہ رسول اللہ ﷺ کی ولادتِ مبارکہ کو منتخب کیا، نہ بعثت و نزولِ وحی کو، اور نہ فتحِ مکہ کو۔ بلکہ انہوں نے ہجرت کو اسلامی کیلنڈر کی بنیاد بنایا، کیونکہ ہجرت قربانی، عزم، استقامت اور اسلامی معاشرے کے قیام کی علامت تھی۔

ہجرت محض ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل ہونے کا نام نہیں تھا، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر گھر بار، مال و دولت، کاروبار، آرام و آسائش، خاندانی تعلقات اور معاشرتی مقام و مرتبہ کی قربانی کا نام تھا۔ مہاجرین نے وہ سب کچھ چھوڑ دیا جس سے انہیں محبت تھی، کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے اس سے بھی زیادہ محبت تھی۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں ان مہاجرین کی تعریف کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا

"یہ مال ان مہاجر محتاجوں کے لیے بھی ہے جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے نکال دیے گئے، وہ اللہ کا فضل اور اس کی رضا تلاش کرتے ہیں۔" (الحشر: 8)

خودرسول اللہ ﷺ نے بھی اپنے محبوب شہر مکہ مکرمہ کو چھوڑا۔ جب آپ ﷺ مکہ سے روانہ ہوئے تو آپ نے محبت بھرے انداز میں مکہ کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ ''اللہ کی قسم! تم اللہ کی زمین میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو، لیکن تمہارے لوگوں نے مجھے یہاں رہنے نہیں دیا۔'' اس کے باوجود آپ ﷺ نے ذاتی محبت اور جذبات پر اللہ تعالیٰ کے حکم کو ترجیح دی۔ اسی لیے اسلامی سال کا آغاز ہمیں یہ یاد دلاتا ہے کہ اسلام میں کوئی بڑی کامیابی، کوئی عظیم مقصد اور کوئی دائمی کامیابی قربانی کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ ہجرت ہمیں سکھاتی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے تو ایک مومن ہر چیز کو پسِ پشت ڈال کر اس کی رضا کو مقدم رکھتا ہے۔

اختتامیہ:

محترم بھائیو اور بہنو!

محرم الحرام محض ایک نئے اسلامی سال کا آغاز نہیں، بلکہ یہ ایک ایسا مہینہ ہے جو ایمان کو تازگی بخشتا ہے اور عزم و استقامت کی تجدید کرتا ہے۔ یومِ عاشورہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنے، انبیائے کرام علیہم السلام کی یاد تازہ کرنے اور روزے کے ذریعے اللہ کی عبادت کا درس دیتا ہے۔ واقعۂ کربلا ہمیں حق پر ثابت قدم رہنے، مشکلات کا مقابلہ کرنے اور ہر حال میں اصولوں کی حفاظت کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ تمام واقعات ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ ایمان کی بقا اور دین کی سربلندی قربانی کے ذریعے ہی ممکن ہوتی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی، حضرت اسماعیل علیہ السلام کی فرمانبرداری، رسول اللہ ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی ہجرت، اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت، سب ایک ہی حقیقت کی طرف رہنمائی کرتے ہیں کہ اصل عزت اور کامیابی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہے۔ ہر مسلمان کو اپنے آپ سے یہ سوال کرنا چاہیے کہ میں اپنے دین کے لیے کیا قربانی دینے کو تیار ہوں؟ کیا میں اپنی انا، اپنی خواہشات، اپنے گناہوں اور دنیا کی بے جا محبت کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر قربان کر سکتا ہوں؟

آیئے! اس مقدس مہینے میں ہم اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور اہلِ بیتِ اطہار سے اپنی محبت کو تازہ کریں۔ عاشورہ کا روزہ رکھیں، واقعۂ کربلا کے اسباق کو یاد رکھیں، حق و صداقت پر مضبوطی سے قائم رہیں اور اپنی اولاد اور خاندانوں کی تربیت ایمان، تقویٰ اور صالح اقدار پر کریں۔ جب ہم ایک نئے اسلامی سال کا آغاز کر رہے ہیں تو ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہماری اسلامی تاریخ قربانیوں کی یاد سے شروع ہوتی ہے۔ یومِ عاشورہ ہمیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے شکرگزاری کا درس دیتا ہے۔ ہجرت ہمیں اللہ تعالیٰ پر اعتماد، عزم اور وابستگی کی تعلیم دیتی ہے۔ اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی قربانی ہمیں حق پر استقامت، جرات اور بے مثال وفاداری کا سبق دیتی ہے۔

یہ تمام واقعات ہمیں یہ پیغام دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا راستہ ہمیشہ اخلاص، قربانی، استقامت اور سچی وفاداری کا راستہ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان عظیم ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلنے، ان کے اسباق کو اپنی زندگیوں میں اپنانے، اور دینِ اسلام کی خدمت و سربلندی کے لیے ہر ممکن قربانی دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔